

re-fatwa@darulloomkarachi.edu.pk

(2)

۱۴۰۱۸ ✓
۲۰/۶/۱۱

۱۳/۳/۱۹
۲۰۱۹

From: <Rohani77@yahoo.com> جامعہ دارلعلوم کراچی
Sent: Saturday, February 16, 2019 11:27 AM
To: re-fatwa@darulloomkarachi.edu.pk
Subject: موسیقی کی تعریف کیا ہے؟ موسیقی کا حکم جناب عالی کے نظر میں کیا ہے کیا مطلقاً حرام ہے یا کوئی استثنا بھی ہے مثلاً قومی ترانہ وغیرہ

Father's / ولدیت یا زوجیت
/H/V محمد عزیز

Name / نام محمد یاسر

Contact No / رابطہ نمبر 00989017803250

E-mail / ای میل Rohani77@yahoo.com

Gender / جنس مرد

Age / عمر 31

CNIC NO / شناختی کارڈ نمبر 14301-8263366-9

Country / ملک کا نام Pakistan

Address / موجودہ پتہ ایران قم

Subject / عنوان موسیقی کی تعریف کیا ہے؟ موسیقی کا حکم جناب عالی کے نظر میں کیا ہے کیا مطلقاً حرام ہے یا کوئی استثنا بھی ہے مثلاً قومی ترانہ وغیرہ

(جوابہ منسلک برقی ایملہ حکم فرمایا)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔ عرف میں موسیقی ان اصول و ضوابط کو کہتے ہیں جن میں وجد انگیز آلات پر دھن، سروں کی بندھی ہوئی ترتیب اور ان کے اوقات و موسم سے بحث کی جاتی ہے اور ان دھنوں سے کیف و مستی پیدا ہوتی ہے جیسے راگ، سرود، طرب، نغمہ، گانا، بجانا وغیرہ۔

المعجم الوسيط (۲/ ۸۹۱)

(الموسیقی) (تذکر و توث) لفظ یونانی بطلاق علی فنون العزف علی آلات الطرب۔

معجم الغنی

فن يعتمد علی تلحين الإلحان وتالیفها وغناها والطرب بها، وهي أنواع وأشكال: موسیقی الآلة، الموسیقی الشعبية، موسیقی الجار، الموسیقی الكلاسیکیة۔

(۲)۔۔۔ موسیقی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جن آلات موسیقی کا استعمال بذاتہ سرور پیدا کرتا ہے اور ان آلات کی وضع ہی لہو و لعب کے لئے ہو ان کا استعمال قطعاً ناجائز ہے جیسے سارنگی، ہانسری وغیرہ خواہ تنہا استعمال ہوں یا گانا بھی ساتھ گایا جائے۔

اور جن آلات کا استعمال وضعا اور استعمالاً لہو و لعب کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ اعلانات اور گھنٹی وغیرہ کیلئے بھی استعمال ہوتے ہوں ان کا استعمال اگر لہو و لعب کے طور پر ہو تو مکروہ ہے اور اگر اعلانات اور گھنٹی وغیرہ کیلئے ہو تو جائز ہے البتہ دف کے بارے میں شرعاً حکم یہ ہے کہ اس کو شادی کے موقع پر استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس میں گھنگروں نہ ہوں اور اس کے علاوہ دف کا استعمال بھی مکروہ ہے۔

البتہ موسیقی کے آلات کے بغیر اشعار مثلاً نعت، نظم، ترانہ، گیت، گانا وغیرہ کو اگر طبعی طرز کے مطابق ترنم سے پڑھے تو شرعاً ان کے پڑھنے، سننے اور دوسروں کو سنانے کی شرعاً اجازت ہے بشرطیکہ ان میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱)۔۔۔ میوزک بالکل نہ ہو یعنی آلات موسیقی ہرگز استعمال نہ کئے جائیں۔

(۲)۔۔۔ محض لہو و لعب مقصود نہ ہو بلکہ کوئی صحیح دینی یا دنیاوی غرض پیش نظر ہو جیسے تفریح، طبع، دفع و حشمت

اور قطع مسافت وغیرہ۔

(۳)۔۔۔ اشعار کا مضمون شرکیہ جملوں اور غیر شرعی مبالغہ آرائی پر مشتمل نہ ہو۔

(۴)۔۔۔ اشعار کسی زندہ عورت کے حسن سے متعلق نہ ہوں۔

(جاری ہے۔۔۔)



(۵)۔۔۔ اشعار کے پڑھنے، سننے اور سنانے سے مقصد کسی خاص مسلمان شخص یا قوم پر طعنہ زنی کرنا نہ ہو۔

(۶)۔۔۔ اشعار شہوت بھڑکانے والے نہ ہوں۔

(۷)۔۔۔ اشعار میں ایسا اٹھاک نہ ہو جو کہ فرائض میں غفلت پیدا کرے یا واجبات سے لاپرواہی یا تقذیر کا سبب بنے

یا اس کی وجہ سے کسی حرام کام میں مبتلاء ہونا پڑے (مستفاد از اسلام اور موسیقی: ۳۳۹)

قال الله تعالى

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا

هُزُؤًا أَوْ لَيْكًا لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۶ [لقمان : ۶])

موسوعة العروض والقافية (ص: ۴)

الشعر: قال ابن خلدون: ((الشعر هو كلام البليغ المبني على الاستعارة

والأوصاف ، المفصل بأجزاء متفقة في الوزن والروي ، مستقل كل جزء منها

في غرضه ومقصده عما قبله وبعده ، الجاري على أساليب العرب المخصوصة

((به

وفى الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶ / ۵۵)

وإذا كان الطبل لغير اللهو فلا بأس به كطبل الغزاة والعرس لما في الأجناس:

ولا بأس أن يكون ليلة العرس دف يضرب به ليعلن به النكاح.

شرح فتح القدير - (۷ / ۴۱۰)

وفي مغني ابن قدامة الملاهي نوعان محرم وهو الآلات المطربة بلا غناء كالمزمار

والطنبور ونحوه لما روى أبو أمامة أنه عليه الصلاة والسلام قال إن الله تعالى

بعثني رحمة للعالمين وأمرني بمحق المعازف والمزامير والنوع الثاني مباح وهو الدف

في النكاح وفي معناه ما كان من حادث سرور ويكره غيره لما عن عمر رضي

الله عنه أنه كان إذا سمع صوت الدف بعث ينظر فإن كان في وليمة سكت

وإن كان في غيره عمد بالدرة-

احكام القرآن- للمفتي محمد شفيع-(۳/۲۵۱)

قد تلخص من المذاهب الاربعة واقوال مشايخها ومشايخ الصوفية كان الله لهم : ان من

الغناء ما هو محرم باجماعهم واجماع طوائف المسلمين كلهم من اولهم الى آخرهم ، وهو

اقسام :

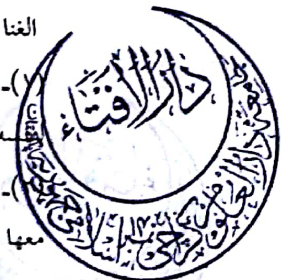
الغناء المحرم اجماعاً :

(۱)۔۔۔ كل غناء كان لمحض الهو واللعب من دون غرض صحيح ديني او دنيوي ، سواء كان

لغرض او لغيره مع المزامير وبدونها ،

(۲)۔۔۔ استعمال آلات المعازف والمزامير المطربة بنفسها الموضوعه للهو والاطراب سواء كان

معها غناء او لم يكن



(۳)۔ کل غناء افضی الی ترک الواجب بالهاء والاعتماد او الی ارتکاب محرم لا شماله علی ما لا یجوز من الکلام او لا ستماعه عن لا یجوز السماع منه او لتضمنه شیئاً آخر من المنکرات

(۴)۔ اتخا ذا لغناء وضرب الآلات مکسبة وصنعة فهذه الاربعة لم یجوزها احد من المسلمین صالح
الغناء المباح اجماعاً :

ومن الغناء ما هو مباح بالاجماع وهو ترنم الرجل بتریق الصوت و تحسینة علی السذا جة الطبیعة من دون ان یتکلف برعاية الموی سیقی ویتشبه بالمغنین بشرط ان لا یتکون ذلك لهُو المجرّد، بل لغرض صحیح کدفع الوحشة عن نفسه فی الخلوة اولقطع مغاویز السفر او لحمل ثقیل ، وحفر خندق وامثاله او لتنویم الصبی او لخداء الابل او لتعلم القوافی او دفع الکلال عن نفسه، وبشرط ان لا یتکون فی الکلام مالایجوز، وبشرط ان لا یتخذہ دیناً وعادة فی الاوقات عما یلہیہ عما یهمه، فهذا النوع من الهناء مباح بالاجماع۔

وفی فتح الملهم (۳/۳۲۱)

کتاب الشعر : عن عمرو بن رشید عن ابيه قال : ردت رسول الله ﷺ يوماً فقال هل معک من شعر امیة ابن الصلت شیئاً ؟ قلت نعم ، قال هیه ، فأنشدته بیتاً فقال هیه ، ثم انشدته بیتاً فقال هیه حتی انشدته مائة بیت،

وفی شرحه قال : "قوله حتى انشدته مائة بیت،" فیہ جواز انشاد الشعر وانشائه، وما یدل علی الجواز ایضاً ما اخرجہ البخاری فی الادب ، عن ابی کعب (رقم ۶۱۳۵) ان رسول الله ﷺ قال "ان من الشعر حکمة" وقد ثبت سماع النبی ﷺ الشعر فی غیر ما حدیث، وكان یوضع المنبر فی المسجد لحسان بن الثابت فینشد الأ شعار وینافح بها عن رسول الله ﷺ فالمدحوم من الشعر ما اشتمل علی الکفر او علی الفسق کدعای الكاذبة (لقوله تعالی وانهم یقولون مالا یفعلون) والکلام الفاحش او التغزل باجنیبة معینة او بالامرء او هجاء انسان من غیر حقه او هجاء قبيلة لأجل رجل منهم او غیر ذلك من المعاصی فلا یجوز انشاء مثله ولا انشاده الا استشهاداً فی اللغة۔

وکذا لک یذم من الشعر ما غلب علی الانسان بحیث صده عن القرآن والعلم و ذکر الله، فاذا بلغ هذا المبلغ لم یجز ، وان كان مشتملاً علی معان مباحة..... اما اذا اشتمل الشعر علی معنی حسن کالتوحید وحمد الله ،،،، فهو مثاب علیه ان شاء الله واذا اشتمل علی معنی مباح فهو مباح، وقد اخرج البغوی فی معجم الصحابة ان النبی صلی الله علیه وسلم اذن لمالک بن عمیر الاسلمی الشاعر ان یسبب بامرأته، ویمدح راحلته کما سبائی ان شاء الله وكذلك ثبت عن رسول الله ﷺ انه سمع فصائد حسان وکعب مع ما اشتملت امرأة مبهمة ولم ینکر علیها رسول الله ﷺ فی ذلك ، فدل علی جواز التشبیه بامرأه غیر معینة..... والله سبحانه تعالی اعلم

بہ اسر

عزیز احمد کان اللہ لہ

الار الاقواء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ / شعبان / ۱۴۴۰ھ

۲۱ / اپریل / ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
محمد اعجاز علی محمد
۲۱ / اپریل / ۲۰۱۹ء



الجواب صحیح
احقر محمد رشید غفر اللہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ / شعبان / ۱۴۴۰ھ

۲۱ / اپریل / ۲۰۱۹ء

